Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۷ رجب ۱۳۹۶ھ ⋅ ۲۶ وفا ۱۳۵۵ ہش ⋅ ۲۶ جولائی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۷۰

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت لنڈن پہنچ گئے

حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ حضور نے جملہ احباب جماعت کو السلام علیکم کا محبت بھرا پیغام دیا ہے

لنڈن سے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیروعافیت وہاں پہنچ گئے ہیں، الحمد للہ حضور ۲۱ر جولائی کی صبح کو ساڑھے تین بجے کراچی سے بذریعہ طیارہ لنڈن روانہ ہوئے تھے۔

آمدہ کیبل گرام (جو محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام ارسال فرمائی ہے) کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

لنڈن ۲۱ر جولائی۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیروعافیت لنڈن پہنچ گئے ہیں، الحمد للہ۔

حضور کی طبیعت سفر کی معمولی تکان کے سوا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

حضور نے جملہ احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا محبت بھرا پیغام دیا ہے۔

جملہ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو بصحت وعافیت کے ساتھ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے اور حضور کے اس سفر کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت بنائے آمین۔

غلام احمد

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

ربوہ ۲۶ وفا۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی علالت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

"پرسوں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اچانک شدید خراب ہوگئی تھی صبح بیہوش ہوگئیں پھر شدید بے چینی شروع ہوگئی دوپہر کو پھر ایک دفعہ بے ہوش ہوگئیں اور بخار تیز ہوگیا۔ شام تک شدید بے چینی رہی اور ضعف رہا۔ کل بخار نسبتاً کم رہا اور طبیعت میں قدرے افاقہ محسوس ہوا۔ کل شام طبیعت کچھ بہتر تھی۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نہایت ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو حق کی طلب کیلئے نکلے اور پھر حسن ظن سے کام نہ لے

اصلاح کے لئے صبر کے علاوہ کسی مزکّی نفس انسان کی صحبت میں رہنا ضروری ہے

"نہایت ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو حق کی طلب کے لئے نکلے اور پھر حُسنِ ظن سے کام نہ لے۔ ایک گل کو ہی دیکھو کہ اس کو مٹّی کا برتن بنانے میں کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔ دھوبی ہی کو دیکھو کہ وہ ایک ناپاک اور میلے کچیلے کپڑے جب صاف کرنے لگتا ہے تو کس قدر کام اس کو کرنے پڑتے ہیں۔ کبھی کپڑے کو بھٹی پر چڑھاتا ہے، کبھی اس کو صابن لگاتا ہے، پھر اس کی مَیل کچیل کو مختلف تدبیروں سے نکالتا ہے، آخر وہ صاف ہو کر سفید نکل آتا ہے اور جس قدر مَیل اس کے اندر ہوتی ہے سب نکل جاتی ہے۔ جب ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کے لئے اِس قدر صبر سے کام لینا پڑتا ہے تو پھر کس قدر نادان ہے وہ شخص جو اپنی زندگی کی اصلاح کے واسطے اور دِل کی غلاظتوں اور گندگیوں کو دُور کرنے کے لئے یہ خواہش کرے کہ یہ پھونک مارنے سے نکل جائیں اور قلب صاف ہو جائے۔

یاد رکھو اصلاح کے لئے صبر شرط ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ تزکیہ اخلاق اور نفس کا نہیں ہو سکتا جبتک کہ کسی مزکّی نفس انسان کی صُحبت میں نہ رہے۔ اوّل دروازہ جو کُھلتا ہے وہ گندگی دُور ہونے سے کُھلتا ہے۔ جن پلید چیزوں کو مناسبت ہوتی ہے وہ اندر رہتی ہیں لیکن جب کوئی تریاقی صُحبت مِل جاتی ہے تو اندرونی پلیدی رفتہ رفتہ دُور ہونی شروع ہوتی ہے کیونکہ پاکیزہ رُوح جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں رُوح القدس کہتے ہیں اس کے ساتھ تعلق نہیں ہو سکتا جب تک کہ مناسبت نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تعلق کب پیدا ہو جاتا ہے۔ ہاں! خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی پر عمل ہونا چاہیئے۔ اپنے آپ کو اس راہ میں خاک کر دے اور پُورے صبر و استقلال کے ساتھ اس راہ میں چلے۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کی سچّی محنت کو ضائع نہیں کرے گا اور اس کو وہ نُور اور روشنی عطا کرے گا جس کا وہ جویاں ہوتا ہے۔ مَیں تو حیران ہو جاتا ہوں اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ اِنسان کیوں دلیری کرتا ہے جبکہ وہ جانتا ہے کہ خدا ہے۔"

(الحکم ۲۴ر مارچ ۱۹۰۱ء)

پبلشر: مسعود احمد ⋅ پرنٹر: سید عبدالحی ⋅ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ⋅ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶؍ وفا ۱۳۵۵ ہش
۲۶؍ جولائی ۱۹۷۶ء

قانون کا احترام اور حکومتِ وقت سے تعاون

اسلام کا ایک ضروری حکم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں اسلام کے ایک نہایت ضروری اور اہم بنیادی حکم کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے اور وہ ہے حکومت وقت سے ہر ممکن تعاون۔ اس کے احکام کی اطاعت اور قانون شکنی سے بہر صورت اجتناب!

قرآن مجید نے اُمّتِ مسلمہ سے تعلق رکھنے والے تمام افراد کو بطور حکم یہ ارشاد فرمایا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ط (النساء آیت ۶۰)

یعنی اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے فرمان رواؤں کی بھی اطاعت کرو۔

اس قرآنی ارشاد کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حاکمِ وقت کی اطاعت کو ضروری قرار دیا حتیٰ کہ فرمایا کہ:۔

"جس نے حاکمِ وقت کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جو حاکمِ وقت کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔" (مسلم کتاب الامارۃ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں اسلام کے اس بنیادی حکم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور اسکی مختلف حکمتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے حاکمِ وقت نہیں کہا بلکہ اولی الامر کہا ہے۔ دراصل ایک قانون ہے اور ایک صاحبِ قانون ہے۔ اولی الامر میں یہ دونوں باتیں آجاتی ہیں۔ امر ایک حکم ہے جس کو ہم قانون کہتے ہیں، جب وہ مدوّن ہو جائے، ملکی دستور یا قانون بن جائے تو وہی امر یا حکم ہے اور ایک صاحب حکم ہے۔ جہاں تک صاحبِ حکم کا تعلق ہے اولی الامر کی رُو سے اُس کا دائرہ اختیار نفاذِ حکم تک محدود ہے یعنی اس نے EXECUTE کرنا ہوتا ہے یعنی حکم کو نافذ کرنا ہوتا ہے۔ پس جو شخص بھی قانون کی اطاعت کریگا، اُس کو لازماً صاحبِ امر کی بھی اطاعت کرنی پڑیگی! ـــ یہ اسلام کی بنیادی تعلیم ہے جس کا اثر چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں ہمیں نظر آتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو دُنیا میں فساد پیدا ہو جائے۔ اگر ایسا نہ ہو تو وہ کشش اور جذب جو اسلام کا خاصہ ہے اور عرب یا مصر یا شام یا ہندوستان یا پاکستان تک ہی محدود نہیں بلکہ نوع انسان کو اپنی طرف کھینچنے والا ہے اس کے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی۔ . . . ہم حکومتِ وقت کے اس لئے وفادار نہیں کہ ہم کسی سے ڈرتے ہیں بلکہ اس لئے اطاعت کرتے ہیں کہ خُدا کہتا ہے حکومتِ وقت کے وفادار رہو۔ اسی طرح ہم قانون شکنی سے بچتے ہیں اور قانون کی اطاعت کرتے ہیں اِس لئے کہ خدا نے قرآن کریم میں کہا ہے کہ تم قانون کی اطاعت کرو۔ اور چونکہ قرآن کریم حکمتوں سے پُر کتاب ہے قرآن کریم نے ہر بات کی حکمت بھی بتا دی ہے۔ پس ہم علیٰ وجہ البصیرت قانون شکنی سے پرہیز کرنے والے اور قانون کی اطاعت کرنے والے ہیں۔" (الفضل ۲۰؍ جولائی ۱۹۷۶ء)

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے یوم تاسیس سے لیکر آج تک ہمیشہ اسلام کی اس بنیادی تعلیم پر کاربند رہی ہے اور اس کے تعامل کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ـــ جو اِس زمانہ میں احیائے دین اور شریعتِ حقہ اسلامیہ کے تمام احکام کو ازسرِ نو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے مبعوث کئے گئے تھے ـــ بڑی کثرت کے ساتھ بار بار ہمیں اسلام کی اس بُنیادی تعلیم کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور علیہ السلام نے اولوالامر کی اطاعت کو قومی اور ملکی نقطہ نگاہ سے ہی ضروری قرار نہیں دیا بلکہ اسلام کی رُو سے اسے ایک دینی فریضہ قرار دیا ہے اور اس کی کماحقہ ادائیگی کو قومی اور دینی ہر دو لحاظ سے ضروری ٹھہرایا ہے۔ اِس طرح آپ نے اولوالامر کی اطاعت کو ایک مقدس فریضہ گردان کر اِس کی اہمیت کو نہایت زوردار الفاظ میں واضح فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر آپ مملکت کی خیر خواہی وفاداری اور حکومتِ وقت کے وضع کردہ قوانین کے احترام کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اسلام کا ہرگز یہ اصول نہیں ہے کہ مسلمانوں کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہ کر احسان اٹھاوے، اُس کے ظلِّ حمایت میں باامن و آسائش رہ کر اپنا رزقِ مقسوم کھاوے، اُس کے انعاماتِ متواترہ سے پرورش پاوے، پھر اُسی پر عقرب کی طرح نیش چلاوے اور اُس کے سلوک اور مروّت کا ایک ذرّہ شکر نہ بجالاوے بلکہ ہمارے خداوند کریم نے اپنے رسول مقبول کے ذریعہ سے یہی تعلیم دی ہے کہ ہم نیکی کا معاوضہ بہت زیادہ نیکی کے ساتھ ادا کریں اور منعم کا شکر بجالاویں اور جب کبھی ہم کو موقع ملے تو ایسی گورنمنٹ سے بدل صدق کمال ہمدردی سے پیش آویں اور بطیبِ خاطر معروف اور واضح طور پر اطاعت اٹھاویں۔"
(کتاب شہادت القرآن حاشیہ صفحہ ۹۴)

حضور علیہ السلام نے حکومت کی اطاعت اور خیر خواہی کے متعلق یہاں تک فرمایا ہے کہ یہ فعل بھی عنداللہ عبادت ہی شمار ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"جس بادشاہ کے زیر سایہ ہم بامن زندگی بسر کریں اُس کے حقوق کو نگاہ رکھنا فی الواقعہ خدا کے حقوق ادا کرنا ہے۔ اور جب ہم ایسے بادشاہ کی دلی صدق سے اطاعت کرتے ہیں تو گویا اُس وقت عبادت کر رہے ہیں۔" (شہادت القرآن صفحہ ۸۱، ۸۲)

حضور علیہ السلام کے ان ارشادات کے عین مطابق حضور کے خلفاء نے بھی ہمیشہ یہی تلقین کی ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"قرآنِ کریم میں جہاں خدا رسولؐ اور اس کے نمائندوں کی اطاعت کا حکم ہے وہیں اولی الامر کی اطاعت بھی ضروری قرار دی ہے اور ان کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متواتر یہ تعلیم دی ہے کہ آپ کی کوئی کتاب نہیں جس میں آپ نے یہ حکم نہ دیا ہو۔ . . . . . ذرا سا عدوان جو حکومت کی اطاعت سے برگشتہ کر دے تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے منحرف کر دیگا۔"
(الفضل یکم نومبر ۱۹۳۴ء)

الغرض حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں جس نہایت ضروری امر کی طرف توجہ دلائی ہے وہ قرآن پاک کا ایک حکم اور اسلام کی وہ بنیادی تعلیم ہے جس پر عمل کئے بغیر کبھی دنیا میں اسلام پنپ نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں ہمیں جہاں اسلامی اور قرآنی تعلیم کے بہت سے دیگر ایسے پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی ہے جنہیں اکثر لوگ فراموش کر بیٹھے تھے، تو وہاں اِس پُر حکمت ارشادِ خداوندی کو بھی بار بار ہمارے سامنے پیش کیا اور جماعت کو مضبوطی کے ساتھ اسی پر قائم کر دیا۔

اللہ تعالیٰ سب افرادِ جماعت کو اسلام کی اِس پُر حکمت تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفصیلی رپورٹ گیارھویں فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۶ء

(محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم قائمقام ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گیارھویں فضل عمر درس القرآن کلاس یکم جولائی ۱۹۷۶ء سے شروع ہو کر ۲۱ جولائی تک جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی ہے۔ الحمد للہ

کلاس کے کوائف درج ذیل ہیں :-

یہ کلاس روزانہ مسجد مبارک میں صبح ۷ بجے سے لیکر ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی تدریس کا نصاب قرآن کریم سورۃ انعام تا سورۃ اعراف آخر تک قریباً تین پارے مقرر تھا جو تین حصوں میں تین اساتذہ کرام مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر اور خاکسار عطاء اللہ کلیم نے پورا کیا۔

حدیث کے نصاب میں یکصد احادیث نبویہ کا مطبوعہ انتخاب مقرر تھا یہ انتخاب مع ترجمہ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے کیا تھا اس مجموعہ احادیث کو مرتب کرنے میں مکرم مولوی محمد انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے ان کی مدد کی تھی۔ حدیث کے نصاب کو مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف مکرم مولوی حکیم خورشید احمد صاحب فاضل اور مکرم مولوی عبدالمغنی صاحب زاہد نے پورا فرمایا۔

کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ازالہ اوہام کے ابتدائی یکصد صفحات مقرر تھے۔ یہ نصاب مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل اور مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر فاضل نے پڑھایا

تاریخ میں ۱۹۰۹ء تا مارچ ۱۹۱۴ء تک کے واقعات سلسلہ مقرر تھے تاریخ کے اسباق کا نصف مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور بقیہ حصہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے پڑھایا۔

عربی اسباق میں مطبوعہ کتاب کا نصف حصہ مکرم مولانا محمد منور صاحب فاضل اور دوسرا نصف حصہ مکرم ملک مبارک احمد صاحب فاضل استاد جامعہ احمدیہ نے مکمل کیا۔

طلباء کی مشق تقاریر اور مجلس مذاکرہ کا اہتمام مکرم مولوی محمد انیس الرحمٰن صاحب شاہد کے سپرد رہا جسے انہوں نے محنت سے سرانجام دیا۔ مشق تقاریر کے تحت ہفتہ سے طلباء کو تقریر کرنے کا موقع ملا جنکی تعداد ۱۲۵ تھی اسکے علاوہ روزانہ مجلس مذاکرہ کا انعقاد مسجد حسن اقبال جامعہ احمدیہ میں ہوتا رہا جس کے تحت سلسلہ کے ۱۴ علماء کرام سے مختلف علمی تربیتی موضوع پر تقاریر کروائی گئیں۔ نیز اس عرصہ تعلیم میں دو اجلاس مجلس سوال و جواب کے منعقد کئے گئے جس میں سلسلہ کے علماء کرام نے طلباء کے سوالات کے جوابات نہایت دلچسپ اور علمی رنگ میں دیئے۔ جو طلباء کے لئے زیادتی علم کا موجب بنا۔ نیز آخری ہفتہ طلباء میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے تقاریر۔ تلاوت قرآن کریم اور نظموں کا مقابلہ کرایا گیا جس میں قریباً ایک سو طلباء نے حصہ لیا اور اول دوم سوم آنے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے

اسی طرح طالبات کی نگران صاحبہ نے طالبات کا تقریری مقابلہ کرایا جس میں ۲۹ طالبات نے حصہ لیا۔ نیز ان کے کھیلوں کا مقابلہ کرایا گیا۔

طلباء مغرب کی نماز کے علاوہ چاروں نمازیں مسجد حسن اقبال جامعہ احمدیہ میں ادا کرتے رہے جہاں پر مکرم مولوی روشن دین صاحب منتظم تربیت باقاعدہ نماز تہجد کا اہتمام کرتے رہے اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم باقاعدہ دیتے رہے۔ اسی طرح مسجد مبارک میں روزانہ درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انتظام رہا۔ عصر کی نماز کے بعد طلباء کے لئے کھیلوں کا انتظام کیا گیا اور نماز فجر کے بعد ورزش کا انتظام رہا۔

طلباء کی رہائش کا انتظام امسال حسب سابق ہوسٹل ناصر جامعہ احمدیہ میں کیا گیا تھا۔ طلبہ کی رہائش کے انتظام کے لئے مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مقرر تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رہائش کا انتظام بہت عمدہ تھا اور مکرم مولوی صاحب موصوف نے نہایت محنت لگن اور محبت سے یہ کام سرانجام دیا۔

طالبات کی رہائش اور ان کی نگرانی کا مکمل انتظام حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سپرد رہا۔ اس انتظام میں بہت سی خواتین نے ان کا ہاتھ بٹایا طالبات کے کھانا کھلانے کا انتظام بھی انہیں کے زیر انتظام ہوتا رہا، فجزاھن اللہ احسن الجزاء۔ مقررہ دروس کے علاوہ ۷۶ علمی و تربیتی تقاریر کا بھی انتظام کیا گیا روزانہ پینتیس ۳۵ منٹ تک مقررہ موضوع پر ایک عالم سلسلہ تقریر فرماتے اور طلباء کو نوٹ لکھواتے۔

ہوسٹل میں آب رسانی اور صفائی کی ضرورتوں کی نگرانی کے لئے مکرم چوہدری محمد ابراہیم کو مقرر کیا گیا تھا۔ یہ کام بھی بخیر و خوبی سے سرانجام پایا۔

نظم و ضبط کے لئے مکرم محمود احمد صاحب مقرر تھے جو اپنے معاونین کے ساتھ نظم و ضبط قائم رکھتے رہے۔

طلباء اور طالبات کے کھانے کا انتظام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دارالضیافت کی طرف سے اچھے رنگ میں کیا گیا۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت اور ان کے مخلص معاونین کے ذریعہ انتظام طلباء کو بروقت اور مناسب کھانا مہیا کیا جاتا رہا۔ طالبات کے لئے لجنہ اماء اللہ کے ہال میں کھانا بھجوایا جاتا رہا۔

مجلس انتظامیہ کی طرف سے بیمار طلباء کے علاج کے لئے ایک طبی شعبہ قائم کیا گیا تھا جس کے انچارج مکرم نذیر احمد صاحب ساہو مقرر تھے ان کے ساتھ مکرم مبارک احمد صاحب نے بیمار بچوں اور بچیوں کو ادویہ دیں اس عارضی عرصہ میں تقریباً دو صد بیماروں کا علاج کیا گیا۔ طلباء کی آمد کے موقع پر ان کا استقبال کرنے اور ان کے ناموں کی باقاعدہ رجسٹریشن کے لئے شعبہ استقبال و الوداع مقرر کیا گیا۔ جس میں مکرم مولوی اللہ بخش صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور ان کے ساتھ مکرم قریشی محمد سعید صاحب کارکن جامعہ احمدیہ نے اچھا کام کیا ہے۔ جو مطبوعات امسال فضل عمر درس القرآن کلاس کی طرف سے طبع ہوئیں ان کا اور ایسا ہی پرچہ جات کی طباعت کا انتظام بھی مکرم سید عبدالحی صاحب ایم اے نے کیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ

تدریس کے دوران مسجد مبارک میں لاؤڈ سپیکر اور ٹھنڈے پانی کا انتظام بھی خوشکن تھا جس کے لئے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب سیالوی بڑی محنت سے اپنے معاونین کے ساتھ کام کرتے رہے۔ جزاھم اللہ

طلباء کے لئے دیگر علمی تقریبوں کے علاوہ ۱۷ جولائی بعد نماز عشاء ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں "افریقہ میں اشاعت اسلام" کے منظر بذریعہ سلائیڈز دکھائے گئے اسی طرح اگلے دن ۱۸ جولائی کو بعد نماز مغرب لجنہ اماء اللہ کے ہال میں طالبات کو بھی سلائیڈز دکھائی گئیں ہر دو تقاریب دلچسپی کے ساتھ دیکھی گئیں اس کے لئے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے احسن طور پر اس کا انتظام کیا۔

۲۰ مئی کی شام کو دارالضیافت کی طرف سے طلباء اور طالبات کے لئے الوداعی دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ طالبات کا کھانا لجنہ ہال میں بھجوایا گیا

بعض طلباء کو بعض مجبوریوں اور بیماریوں کے باعث واپس جانا پڑا اور ۱۵ امتحان میں شریک نہ ہوئے۔ امسال رجسٹریشن کے مطابق ۵۴۴ طلباء اور ۶۵۶ طالبات شامل ہوئیں۔ طلباء کے امتحان کے لئے دو معیار مقرر تھے معیار اول میں بی اے اور اس سے اوپر کے تعلیم والے اور معیار دوم میں بی اے سے نیچے تعلیم والے شامل تھے۔

امتحان کے معیار اول میں ۲۴۲ طلباء اور معیار دوم میں ۵۴۳ طلباء اور طالبات میں سے معیار اول میں ۱۱۲ طالبات اور معیار دوم میں ۲۴۰ طالبات نے امتحان دیا۔

طلباء کے امتحان کی نگرانی مسجد مبارک میں مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب و [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مربیان کرام دے گی۔ طالبات کے امتحان کی نگرانی نصرت گرلز سکول میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کی نتیجہ مرتب ہونے پر اخبار الفضل میں جلد ہی اعلان کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یکم جولائی کو اس کلاس کا آغاز ہوا۔ ہماری خواہش تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کا افتتاح فرمائیں لیکن حضور تشریف نہ لا سکے۔ چنانچہ حضور انور کے ارشاد پر خاکسار نے مختصر خطاب اور دعا کے ساتھ پر خاکسار نے مختصر خطاب اور دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح کیا دوران کلاس بھی طلباء کی طرف سے بار بار اس خواہش کا اظہار کیا گیا اور دعائیں کی گئیں کہ حضور کسی موقع پر کلاس میں تشریف لا کر اپنے خطاب سے نوازیں۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ۱۷ جولائی بروز ہفتہ صبح ساڑھے دس بجے حضور انور مسجد مبارک میں تشریف لائے اور قریباً نصف گھنٹہ تک طلباء کے درمیان رونق افروز رہے اور ایمان افروز خطاب سے طلباء کو نوازا الحمد للہ۔

آخری روز یعنی ۲۱ جولائی بروز بدھ صبح سات بجے مسجد مبارک میں حضرت مصلح موعودؓ کی وہ تقاریر جو حضور نے ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۳ء کے جلسہ سالانہ میں فرمائی تھیں ان کے کچھ حصے بصورت ٹیپ سنائے گئے جو طلباء کی دلچسپی اور زیادتِ ایمان کا موجب بنا۔

اسی طرح ۱۹ تاریخ بعد نماز عصر مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب کریانوی نے حضرت کرشن علیہ السلام پر ایک علمی مقالہ پڑھا۔ جس سے طلباء نے استفادہ کیا

نیز اسی روز بعد نماز عشاء مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے وقف زندگی کے موضوع پر طلباء سے خطاب کیا اور انہیں وقف زندگی کی تحریک کی۔ امسال یعنی ۱۹۷۶ء میں ۱۴۱ جماعتوں کی طرف سے ۵۴۲ طلباء اور ۱۰۵ مختلف مقامات سے ۵۷۶ طالبات شامل ہوئیں جن کی مجموعی تعداد گیارہ سو بنتی ہے سال گذشتہ یعنی ۱۹۷۵ء میں ۱۵۸ جماعتوں کی طرف سے ۴۶۲ طلباء اور ۱۰۷ مختلف مقامات سے ۶۱۶ طالبات شامل ہوئی تھیں۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے نمائندگان کی زیادتی ہوئی الحمد للہ علیٰ ذالک۔ کلاس کے تدریس کے دوران مقام تدریس قیام گاہ اور طعام گاہ دارالضیافت میں خاکسار قریباً روزانہ جاتا رہا اور وقتاً فوقتاً طلباء کو ہدایات دیتا رہا۔

اس کلاس کے سلسلہ میں مکرم مولوی محمد انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ اور مکرم سید قربان حسین شاہ صاحب کارکن تعلیم القرآن دفتر خصوصی طور پر شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے ہر طرح سے میری مدد کی ہے بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کلاس کے جملہ طلباء اور طالبات کو جو کچھ پڑھایا اور سکھایا گیا اس سے استفادہ کرنے اور علم کو پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جن جن کارکنوں نے جس کسی رنگ میں اس کلاس کے سلسلہ میں خدمت کی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آمین

محترم حافظ مبارک احمد صاحب فاضل کا ذکرِ خیر

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب فاضل مربی انچارج ضلع شیخوپورہ

محترم حافظ مبارک احمد صاحب فاضل مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک جید اور متبحر عالم تھے۔ اگر سینکڑوں نہیں تو بلا مبالغہ بیسیوں علمائے سلسلہ اور مبشرین اور مبلغین کو آپ سے شرفِ تلمذ حاصل ہوا جن میں سے بیسیوں اس وقت زندہ ہیں اور مختلف حیثیتوں سے دن رات سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔

محترم حافظ صاحب مرحوم کی یہ خوبی نمایاں تھی کہ آپ متعدد علوم پر حاوی تھے۔ آپ وہ علوم مثلاً منطق و فلسفہ، عربی ادب، نظم و نثر فقہ و تفسیر صرف و نحو علم حدیث و اصول حدیث وغیرہ کمال آسانی سے ہر وقت پڑھا سکتے تھے۔

اس کے علاوہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر بھی عبور حاصل تھا۔ کیوں نہ ہو۔ جب کہ آپ کو قرآن کریم جیسی آسمانی کتاب کے حفظ کرنے کا شرف تھا جو نورٌ علیٰ نور ہے۔ ایسی جلیل القدر ہستیوں کا گذر جانا بلا مبالغہ ایک المیہ سے کم نہیں ہے۔ ان جیسے نادر وجود اب کہاں مل سکتے ہیں؟ مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی باک نہیں ہے کہ محترم حافظ صاحب ان لوگوں میں سے تھے جن پر یہ مصرع صادق آتا ہے

ع "اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رخِ زیبا لیکر"

حافظ صاحب مرحوم سے مجھے دو سال کا شرف تلمذ حاصل ہے اور ان دو سالوں میں میں نے انہیں نہایت ہی قریب سے دیکھا ہے آپ بڑے ہی خاموش طبیعت عزلت پسند، و تصنع سے مکمل طور پر مجتنب اور شرم و حیا کے پتلے تھے۔ مزاج میں درشتی بہت ہی کم تھی۔ میں نے اپنے سارے عرصہ شاگردی میں ان کو کبھی کسی شخص پر ایسے طور سے ناراض ہوتے نہیں دیکھا کہ آپ آپے سے باہر ہو گئے ہوں۔ آپ رنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے لیکن ان میں یبوست اور خشکی بھی نہیں تھی بلکہ بسا اوقات بذلہ سنجی اور شستہ و پاکیزہ مذاق سے اپنا اور اپنے شاگردوں کا دل بہلایا کرتے تھے۔

حافظ صاحب مرحوم کا لباس بڑا ہی سادہ لیکن صاف ہوتا۔ سر پر پگڑی باندھتے تھے جو سفید ہوتی تھی۔ داڑھی خشخشی مگر گھنی تھی۔ آپ کی چال بڑی پروقار تھی اور ہاتھ میں چھڑی بھی عموماً رکھا کرتے تھے آپ کا قد کافی بلند تھا اور جسم جسیم و قسیم تھا۔ صحت عموماً اچھی رہتی تھی اسی لئے کلاس میں حاضری کا ناغہ شاذ و نادر ہی ہوتا تھا۔

آپ اپنے شاگردوں کو بڑے تپاک سے ملا کرتے تھے اور ان کی کامیابی پر خوش ہوا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ اتفاقاً ۱۹۵۴ء میں ایک موقع پر آپ نے مجھ سے میرے احوال پوچھے احوال سننے کے بعد آپ نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور ازراہ شفقت فرمایا کہ تم تو بڑے کامیاب معلوم ہوتے ہو۔

محترم حافظ صاحب مرحوم ذکر الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوتے تھے! میں عموماً دیکھا کرتا تھا کہ آپ جامعہ احمدیہ کے کھلنے سے کافی پہلے آجایا کرتے تھے اور حضرت نواب صاحب مرحوم کے باغ میں آم کے کسی پیڑ کے نیچے کھڑے ہو کر زیر لب تسبیح و تحمید اور درود شریف کے پڑھنے میں مصروف رہتے تھے اور جونہی جامعہ کھل جاتا آپ خود وہاں سے تشریف لے آتے اور اپنے مفوضہ کام میں مصروف ہو جاتے تھے جب کبھی بھی ان کی کوئی گھنٹی خالی ہوتی تو میں عموماً دیکھا کرتا تھا کہ یا تو آپ لائبریری جا کر کسی کتاب کے مطالعہ میں مصروف ہو جاتے اور یا پھر ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے

سلسلہ کے پرانے اخبارات اس امر کے شاہد ہیں کہ آپ ایک کامیاب مناظر بھی تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم حافظ صاحب مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

- آمین -

نمائندگان شوریٰ خدام الاحمدیہ

قائدین مجالس آئندہ شوریٰ خدام الاحمدیہ کے لئے نمائندگان کا انتخاب جلد کروا کر رپورٹ مرکز میں ارسال فرما دیں۔ انتخاب حسب ذیل طریقہ پر ہو گا۔

۱۔ بیس یا بیس سے کم خدام والی مجلس سے صرف ایک نمائندہ ہو گا جو قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے ہوں گے۔ انتخاب کی ضرورت نہ ہو گی۔ اگر قائد مجلس کسی وجہ سے خود تشریف نہ لا سکتے ہوں تو متبادل نمائندہ کا انتخاب ہو گا۔

۲۔ جن مجالس میں خدام کی تعداد بیس یا بیس سے زائد ہے انہیں ہر بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کا حق ہو گا۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوں گے اور وہ مجلس کے حق کی تعداد میں شامل ہوں گے۔ دیگر نمائندگان کا انتخاب ہو گا۔

۳۔ کوئی خادم جو بقایا دار ہو شوریٰ کا ممبر نہیں ہو سکے گا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تیسرا مثالی وقارِ عمل یکم اگست کو ہوگا (مہتمم وقارِ عمل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۶۳۹

میں سیدہ راشدہ فرحت بنت سید عبدالغفور شاہ صاحب قوم سید۔ پیشہ طالب علم۔ عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سیدہ راشدہ فرحت بنت سید عبدالغفور شاہ صاحب مکان ۳/۲۷ فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ اللہ بخش شاہد دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ قمرالدین مولوی فاضل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۴۰

میں سیدہ شگفتہ قمر بنت سید نذیر احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اسوقت -/۱۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سیدہ شگفتہ قمر بنت سید نذیر احمد صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ اللہ بخش شاہد دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ قمرالدین مولوی فاضل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۴۱

میں نیاز احمد خان ولد حسن گوہر خان صاحب قوم پٹھان پیشہ تجارت عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۰۰ روپیہ بصورت تجارت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ نیاز احمد خان ولد حسن گوہر خان صاحب بی ۱-۴۱ احمد برادرز کمرشل سنٹر سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

گواہ شد۔ مرزا مبارک بیگ ولد مرزا معظم بیگ صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

گواہ شد۔ خواجہ محمد عبداللہ میر وصیت ۹۶۰۷ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۲۶۴۲

میں رسول بی بی زوجہ شیخ محمد رفیق صاحب قوم شیخ۔ عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر مبلغ ۳۷/۲۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت گزارہ از بچگان ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رسول بی بی زوجہ شیخ محمد رفیق صاحب۔ تخت ہزارہ براستہ بھابھڑہ۔ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ ملک عبدالحفیظ مربی سلسلہ تخت ہزارہ۔

گواہ شد مغفور احمد منیب مربی سلسلہ تخت ہزارہ۔ سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۲۶۴۳

میں محمد رشید ولد محمد اسماعیل صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن اسلام آباد۔ ضلع راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۲۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۲۳/۵/۷۶ سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد رشید ولد محمد اسماعیل صاحب 24-C/5 ٹی اینڈ ٹی کالونی اسلام آباد راولپنڈی۔

گواہ شد۔ شریف احمد موصی ۱۹۴۳۵ سیکرٹری مال اسلام آباد۔

گواہ شد۔ شیخ عبدالوہاب موصی ۱۰۹۷ اسلام آباد۔

مسل نمبر ۲۲۶۴۴

میں سعیدہ شہناز زوجہ چوہدری محمد رشید صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیورات طلائی وزنی چار تولہ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سعیدہ شہناز زوجہ محمد رشید صاحب 24-C/5 ٹی اینڈ ٹی کالونی اسلام آباد ضلع راولپنڈی۔

گواہ شد۔ محمد رشید ولد محمد اسماعیل صاحب خوشنویس (خاوند موصیہ)

گواہ شد۔ شریف احمد وصیت ۱۹۴۳۵ اسلام آباد۔

مسل نمبر ۲۲۶۴۵

میں ناصر احمد ولد ڈاکٹر محمد جی صاحب احمدی۔ قوم سید۔ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۲ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ناصر احمد ولد ڈاکٹر محمد جی احمدی صاحب ۱۔ اسول لائنز۔ راشد منہاس روڈ راولپنڈی۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد جی احمدی (والد وصیت کنندہ) راولپنڈی۔

گواہ شد۔ سید منور احمد (برادر موصی) راولپنڈی۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی مقابلہ مقالہ نویسی

(زیر اہتمام شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہر سال مقالہ نویسی کا ایک انعامی مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ جس میں اوّل، دوم، سوم آنے والے مقالوں پر نقد انعام دیئے جاتے ہیں۔ امسال مقالہ کا مندرجہ ذیل عنوان ہے:-

"سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم — تبلیغ اسلام"

مرکز میں مقالہ پہنچنے کی تاریخ ۳۰ رجون سے بڑھا کر ۳۱ رجولائی ۱۹۷۶ء کر دی گئی ہے۔ اس تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالے مقابلے میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔

شرائط:-

۱۔ الفاظ کم از کم ۱۰ ہزار اور زیادہ سے زیادہ ۱۵ ہزار۔ مقررہ تعداد سے کم یا زیادہ ہونے کی صورت میں مقالہ معیار کے مطابق نہ سمجھا جائے گا۔ خواہ کیسا ہی عمدہ لکھا گیا ہو۔

۲۔ مقالہ کے آخر میں اُن کتب کی فہرست ضرور دیں جن سے استفادہ کیا گیا ہو۔

۳۔ عبارت خوشخط ہو۔ کسی خوشخط شخص سے بھی کتابت کروانے کی اجازت ہے۔

۴۔ مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ ان کے علاوہ جتنی کتب سے استفادہ کیا جائے بہتر ہے

۱۔ قرآن مجید (تبلیغ سے متعلق اوامر و نواہی اور قصص انبیاء انڈیکس تفسیر صغیر زیر لفظ "امر بالمعروف و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم")

۲۔ دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔

۳۔ سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ

۴۔ سیرت النبیؐ از مولانا شبلی نعمانی (حصہ سیرت)

۵۔ "رحمۃ للعالمینؐ" اور "دنیا کا محسنؐ" از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔

۶۔ سیرت ابن ہشام و دیگر کتب سیرت۔

۷۔ دعوت اسلام (Preaching of Islam) از آرنلڈ۔

۸۔ المواہب اللدنیہ (عربی)

۹۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام زیر لفظ "تبلیغ و جبر و اکراہ"

۱۰۔ تاریخ اشاعت اسلام (شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی) مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔

۱۱۔ البلاغ المبین (مجموعہ تبلیغی مکاتیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) از حفیظ الرحمٰن میسوروی۔

۱۲۔ مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ۔ ڈاکٹر حمید اللہ (ترجمہ ابو یحییٰ امام خان نوشہروی)

۱۳۔ اشاعت اسلام۔ مولانا حفیظ الرحمٰن میسوروی۔

۱۴۔ رحمۃ للعالمینؐ (۳ جلدیں) قاضی سلیمان منصور پوری۔

۱۵۔ قصص القرآن (۳ حصے) مولانا حفیظ الرحمٰن میسوروی۔

قائدین مجالس و خدام سے گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو مقالہ لکھنے کی تحریک فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

داخلہ
گورنمنٹ کالج فزیکل ایجوکیشن لاہور

گورنمنٹ کالج فزیکل ایجوکیشن لاہور۔ قذافی سٹیڈیم لاہور برائے سینیئر، جونیئر ڈپلوما کورسز سیشن ۷۶-۷۷ میں داخلہ کی آخری تاریخ ۱۳ ۸/۷۶ ہے۔ کوائف و شرائط وغیرہ کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز ۱۶ ۷/۷۶۔

(ناظر تعلیم)

موصیوں کی شان اور وصیّت کی شرائط

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ "الوصیۃ" میں فرماتے ہیں:-

(۱) "چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا۔ اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے اِن شرائط کے پابند ہوں۔" (صفحہ ۲۸)

(۲) "تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔" (صفحہ ۳۰)

(۳) "واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین"

(۴) "یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا کہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جاوے بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو۔ اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسولؐ پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔" (صفحہ ۳۶)

(مرسلہ۔ صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا
تربیتی اجلاس

یکم اگست بروز اتوار ۱۰ بجے صبح سے ۲ بجے بعد دوپہر تک جملہ عہدہ داران جماعت۔ مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کا ایک مشترکہ تربیتی اجلاس جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں منعقد ہوگا۔ سب عہدہ داران کی حاضری لازمی ہے۔

خاکسار
چوہدری محمد اسلم
امیر جماعتہائے ضلع سیالکوٹ

ھُوَالشَّافِی

حیوانات کا علاج

کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔ اس رسالہ میں اپھارہ۔ گل گھوٹو وغیرہ کی الکیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔

کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصّل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴